سوال

(67) کیا نمازی فرض نماز میں دعا کر سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نمازی کے لیے اپنی فرض نماز میں دعا کرنا جائز ہے؟ مثلاارکان بجالانے کے بعد جیسے سجدہ میں سبحان اللہ کے بعد اَللّٰھمَّ اغْفِرْلِی وارْحَمْنی، وغیرُ ذلک۔ فہد۔ ع۔ ع۔ الریاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مومن کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنی نماز میں دعا کے مقامات پر دعا کرے، خواہ نماز فرض ہو یا نفل ہو۔ نماز میں دعا کے مقامات یہ ہیں۔ سجدہ میں اور دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں اور نماز کے آخری تشہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کے آپ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ مغفرت طلب ک رتے تھے اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ دونوں سجدوں کی درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے ''اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے راہ راست پر قائم رکھ، میری اصلاح فرمای، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے میں رکھ، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاَمَّا الرُّکُوعُ فَعَظِّمُوافِیہِ الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ وَاَمَّا السُّجُودُفَاجْتَہِدُوافِی الدُّعَآئِ فَقَمِنٌ اَن یُّسْتَجَابَ))

''رکوع میں اپنے پروردگار کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔ پس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جاے''

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔ نیز مسلم ہی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تخریک کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أقربُ مایکونُ العبدُ من ربّہ وہوساجدٌ، فأکثِرُواالدُّعاء))

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ نزدیک اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو لہٰذا سجدہ میں دعا زیادہ کیا کرو''

اور صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد سکھلایا تو فرمایا: 'پھر جو سوال تم اللہ سے چاہو کرو'' اور اس معنی میں اور بھ بہت سی احادیث ہیں، جو ان مقامات میں دعا کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں، جو دعا بھی مسلمان پسند کرتا ہو، خواہ یہ دعا آخرت سے متعلق ہو یا نیوی مصالح سے متعلق ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ دعا کسی گناہ کے کام اور قطع رحمی سے متعلق نہ ہو اور افضل یہ ہے کہ اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور دعائیں ہی مانگے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 80

محدث فتویٰ